10836 ـ دعوتی کاموں کے لیےڈرامے اورفلموں کاحکم

سوال

بچوں اور کم عقلوں کے لیے چھوٹے چھوٹے اسلامی مواد پرڈرامے اورفلمیں بنانے کا حکم معلوم کرنا چاہتا ہوں (یعنی جوکچھ آیات اوربعض احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتباسات وغیرہ پرمشتمل ہوں) ؟
میں نے نقلی بال اورمونچھیں لگانے کے بارہ میں آپ کا جواب پڑھا ہے (یہ حرام ہیں) میں نے جوکچھ اوپرذکرکیاہےاس کا مفصل جواب چاہتا ہوں اس لیے کہ بہت سے وہ لوگ جوکچھ نہ کچھ دینی امور کا علم رکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ چھوٹے بچوں کے لیے چھوٹے چھوٹے ڈرامے جائز ہیں ۔
میں آپ کی بہت زیادہ قدر کرتا ہوں آپ میرے سوال کا جواب جلدی دیں کیونکہ ہمارے پاس بچوں کی کلاس ہے اورہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں کتاب وسنت کی مخالفت سے بچا کر رکھے ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں علماء کرام کا اختلاف ہے بعض نے تواسے مطلقا ناجائز قرار دیا ہے اوربعض اسے کچھ شرعی ضوابط کے ساتھ جائز قراردیتے ہیں ، قبل اس کے کہ ہم اس مسئلہ میں اختلاف کا ذکر کریں ایک چیز پرتنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ :

بے حیائ اورمرد وعورت کے اختلاط والے ڈرامے اورفلموں وغیرہ میں توکوئ نزاع اوراختلاف نہیں کہ جوکچھ آج کل ٹی وی سکرین پر آرہا ہے وہ حرام ہے اس کی تحریم میں اہل علم کے درمیان کسی قسم کا کوئ اختلاف نہیں ۔

جس چیز میں اختلاف ہے وہ یہ کہ دویا دوسے زیادہ آدمی لوگوں کے سامنے کھڑے ہوکر کچھ ایسے اعمال یا پھربات چیت کریں جس سے عام لوگوں کو کسی اسلامی شعار یا پھر اسلامی اخلاق کی تعلیم دینی مقصود ہو یا پھراسے فی الواقع دکھانا مقصود ہوکہ اس میں کتنا فساد اوربرائ ہے ۔

یا پھر کسی گزرے ہوئے اورجو کچھ اس میں عزت ومجد پائ جاتی ہے اسے دکھانے کے لیے اوریاپھر نفس کوراحت وغیرہ دینے کے لیے وہ اپنے آپ کوحقیقی مظہر کے علاوہ بناوٹی مظہرمیں ظاہر کریں ۔

اوراس طرح کے ڈرامے پربھی کچھ ضوابط و قاعدے کا حکم لگایا جائے گا کہ اس میں یہ ضوابط پائے جائیں :

1 ـ انبیاء اورصحابہ کرام ، اورشیطانوں اورکفار اورحیوانات کے کردار نہ ادا کیے جائیں اوراسی طرح مرد عورت کااورعورت مرد کا کردار ادا نہ کرے اورغیبی اشیاء اورفرشتوں کا کردار بھی ادا کرنے سے دوررہیں ۔

2 ـ اللہ تعالی اوراس کی آیات اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوردینی شعار میں سے کسی بھی شعار کوہنسی مذاق اوراستہزاء کرنے والے شخص کا کردار ادا کرنا بھی جائز نہیں اگرچہ وہ اس میں لوگوں کوتعلیم دینا ہی مقصود ہو پھربھی جائز نہیں نہ تو حقیقی طور پراورنہ ہی بطور مزاح ۔

3 ـ کسی بھی ایسے کام کا کردار اداکرنا جس میں کوئ حرام کام پایا جائے مثلا : جھوٹ اورغیبت ، اورلباس کا غیر شرعی اورلمباہونا وغیرہ

4 ـ عبادات کا غیرشرعی طریقے پرکردار کرنا اوراس کی مشابہت اختیار کرنا یعنی سنت میں ثابت شدہ طریقے کے علاوہ کوئ اورطریقہ اختیار کرنا ۔

اوراسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ فاسق وفاجر شخصیت کے کردارکی ادائیگی سے بھی دوررہا جائے ، یا پھر امت کے اماموں اورعلماء کا کردار ادا کرنے سے بھی بچنا چاہیے کیونکہ خدشہ ہے کہ اس میں ان کی کہیں قدرو منزلت میں کمی اورتوھین نہ ہو ۔

اوربعض معاصر یعنی موجودہ دور کےعلماء کرام نے تو عمومی طورپرڈرامے اورکردار کوحرام قرار دیا ہے ، اوربعض علماء نے اس کو کچھ شروط اورضوابط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے جن میں شیخ محمد بن صالح بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی عنہ شامل ہیں اس مسئلہ میں ان کا فتوی مندرجہ ذیل ہے :

رب المعالمین :

اس میں کوئ شک نہیں کہ دعوت الی اللہ کا کام ایک عبادت ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے حکم بھی دیا ہے :

اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اورموعظہ حسنہ کےساتھ دعوت دو اوران کےساتھ اچھے اوراحسن انداز میں بات چیت کرو ۔

دعوت الی اللہ کا کام کرنے والا انسان دعوت دے کر اللہ تعالی کے حکم کی پیروی اوراس کا تقرب حاصل کرتا ہے ، اوراس میں کوئ شک نہیں کہ دعوت کے لیے سب سے بہتر اوراچھي چیز کتاب اللہ اورسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس لیے کہ انسانیت کے لیے سب سے عظیم وعظ کتاب اللہ ہی ہے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

اے لوگو ! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اورسینوں میں پائ جانے والی بیماری کی شفا آچکی اورمومنوں کے لیے رحمت اورھدایت بھی آچکی ہے ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا :

(سب سے بلیغ قول نصیحت ہے) ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے صحابہ کرام کو وعظ ونصیحت کرتے تھے جس کی متعلق صحابہ کرام کا کہنا ہے " اس سے دل دہل جاتے اور آنکھوں سے آنسوں جاری ہوجاتے تھے ۔

اس لیے اگرانسان اس وسیلہ یعنی کتاب اللہ اورسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دعوت کا کام کرے توبلاشک یہ وسیلہ سب سے بہتر اوراچھا وسیلہ ہے ، اوراگر اس وسیلہ کے ساتھ دوسرے مباح اورجائز وسائل بھی ملا لیے جائيں تو اس میں کوئ حرج نہیں ۔

لیکن شرط یہ ہے کہ یہ وسائل کسی بھی حرام چيز پر مشتمل نہ ہو مثلا جھوٹ ، یا پھر کسی کفار وغیرہ کا کردار یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اورصحابہ کرام کے بعد آئمہ کرام کے بارہ میں ڈرامہ بنانا اورکردار ادا کرنا ، یاپھراس طرح کا کوئ اورڈرامہ وغیرہ جس میں کسی آئمہ یا صحابہ کرام کی توھین ہو اورکوئ ان کی حقارت کربیٹھے ۔

اوراسی طرح اس ڈرامہ میں کوئ مرد عورت اور یا پھر کوئ عورت مرد کی مشابہت اختیار نہ کرے اس لیے کہ اس طرح کے کام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ثابت ہے ، اس لیے ہراس مرد پرجوعورت اوروہ عورت جو مرد کی مشابہت اختیار کریں ان پر لعنت کی جائے گي ۔

مھم یہ ہے کہ اگران وسائل میں سے کوئ وسیلہ تالیف کی بنا پر بھی لیا جائے جوکہ کسی بھی حرام چيز پر مشتمل نہ ہو تومیرے خیال کے مطابق اس میں کوئ حرج نہیں لیکن کتاب اللہ و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سے اعراض کرتے ہوئے اسے کثرت سے استعمال کرنا دعوت الی اللہ کا وسیلہ ہی بنا لینا کہ لوگ اس کے علاوہ کسی اورچيز سے متاثر ہی نہ ہوں تومیرے خیال میں یہ صحیح نہیں بلکہ حرام ہے ۔

اس لیے کہ دعوتی کاموں میں لوگوں کی کتاب اللہ اورسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اورچيز کی طرف راہنمائ کرنا منکر ہے ، اگرکسی بھی حرام چيز پرمشتمل نہ ہوتواسے بعض اوقات استمال کرنے میں میرے خیال کے مطابق کوئ حرج نہیں ۔ ا ھـ واللہ تعالی اعلم ۔

دیکھیں کتاب :

التمثیل فی الدعوۃ الی اللہ ۔ تالیف : عبداللہ آل ھادی ۔ (11/ 66 – 67 ـ 102) ۔

اور اسی طرح کتاب : حکم ممارسۃ الفن فی الشریعۃ : تالیف : صالح غزالی کا بھی مطالعہ کریں ۔

واللہ اعلم .